بسم الله الرحمٰن الرحيم

ربّ اشـــرَح لي صَدْري
ويَســـــّر لي أمْري
واحْلل عقْدة من لسَــاني
يفقَهوا قوْلي

مشق

۱۔ اخلاق نبوی ﷺ سے اسلامی ثقافت و معاشرت کے کن کن پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ پانچ نکات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

۲۔ سبق کے پڑھے گئے درج ذیل حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار کریں جب کہ آخر میں دی گئی جزئیات کو پیش نظر رکھ کر تبصرہ بھی کریں۔

عباد بن شرجیل مدینہ میں ایک صاحب تھے۔ ایک دفعہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں ایک باغ میں گُھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے کچھ دامن میں رکھ لیے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اُس نے آکر اُن کو مارا اور کپڑے اتروا لیے۔ یہ آں حضرت ﷺ کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جاہل تھا اس کو تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اُس کو کھانا کھلانا تھا۔ یہ کہہ کر کپڑے واپس دلوائے اور ساٹھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اُس کے سامنے اُس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ اُن سے کہہ دینا کہ یہ رنگ دھو ڈالیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے باریابی کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا آنے دو۔ وہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی نہیں ہے لیکن جب وہ خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو نہایت نرمی کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جُلنا چھوڑ دیں۔

(i) بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے تناظر میں حضور ﷺ کی تعلیمات سے حوالے دیجیے اور دلائل کے ساتھ اظہار کریں۔

(ii) محفل میں اگر کسی کی بات پسند نہ آئے تو ہمیں ردعمل میں کس قسم کا اظہار کرنا چاہیے؟ درج بالا عبارت کی روشنی میں تبصرہ کریں۔

۳۔ سبق 'اخلاق نبوی ﷺ' کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۴۔ سبق کو پڑھ کر مصنف اور قاری کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کریں۔

۵۔ درج ذیل عبارت سبق کے درمیان سے لی گئی ہے، ایک طالب علم اسے بلند آواز میں درست تلفظ کے ساتھ ادا کرے جب کہ باقی طلبہ اس کے مرکزی خیال تک رسائی حاصل کر کے اس کے سیاق (دی گئی عبارت کے بعد کا حصہ) اور سباق (دی گئی عبارت سے قبل کا حصہ) کے ساتھ اس کے اہم نکات کو باری باری بیان کریں۔

غزوہ حنین سے واپس آ رہے تھے کہ راہ میں نماز کا وقت آگیا۔ حسب دستور ٹھہر گئے۔ موذن نے اذان دی۔ ابو محذورہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے چند دوستوں کے ساتھ گشت لگا رہے تھے۔ اذان سن کر سب نے چلا چلا کر استہزا کے طور پر اذان کی نقل اتارنی شروع کر دی۔ آں حضرت ﷺ نے سب کو بلوا کر ایک ایک سے اذان کہلوائی۔ ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش لحن تھے۔ ان کی آواز پسند آئی۔ سامنے بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی۔ پھر ان کو اذان سکھلا کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ، اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا۔

CS Scanned with CamScanner

1

اخلاقِ حسنہ

مولانا شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء۔۱۹۱۴ء)

اس سبق کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کرتے ہوئے متعلقہ حصے پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ پیش کر سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر مصنف/شاعر اور قاری کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کر سکیں۔
- بات کو درمیان سے سن کر سیاق و سباق کے ساتھ بیان کرنے پر قادر ہو سکیں۔
- ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں اور فیچروں وغیرہ میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات سن کر استحسانی اور تنقیدی گفت گو کر سکیں۔
- متضاد الفاظ کی جوڑیاں شناخت کر کے تحریر میں استعمال کر سکیں۔
- مختلف عبارتیں پڑھ کر ان میں درج معلومات اور تصورات کی پیش کش پر تبصرہ کرتے ہوئے قارئین پر ان کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

پڑھیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہا وغیرہ جو مدتوں آپ ﷺ کی خدمت میں ہے تھے۔ ان سب کا متفقہ بیان ہے کہ آپ نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور نکو سیرت تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ ہنستا تھا، وقار و متانت سے گفتگو رماتے تھے کسی کی خاطر شکنی نہیں کرتے تھے۔ معمول یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام و مصافحہ فرماتے۔ کوئی شخص جُھک کر آپ ﷺ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے رُخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منھ نہ ہٹالے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی سی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑے اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے تھے۔

اکثر نوکر، چاکر، لونڈی، غلام خدمت اقدس میں پانی لے کر آتے کہ آپ ﷺ اس میں ہاتھ ڈالیں تاکہ متبرک ہو جائے۔ جاڑوں کا دن ور صبح کا وقت ہوتا، تاہم آپ ﷺ کبھی انکار نہ فرماتے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ آپ ﷺ نے اُس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بہ نفسِ نفیس مہمان داری کے تمام کام نجام دیے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے س لیے میں خود اُن کی خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو اصحابِ بدر میں تھے۔ اُن کی بینائی میں فرق آگیا تھا۔ آں حضرت ﷺ کی خدمت میں

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

آکر درخواست کی کہ میں اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب بارش ہو جاتی ہے تو مسجد تک جانا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اگر آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھ لیتے تو میں اسی جگہ کو سجدہ گاہ بنالیتا۔ دوسرے دن صبح کے وقت آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اُن کے گھر گئے اور دروازہ پر ٹھہر کر اذن مانگا، اندر سے جواب آیا تو گھر میں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کہاں نماز پڑھوں؟ جگہ بتادی گئی۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز کے بعد لوگوں نے کھانے کے لیے اصرار کیا۔ محلے کے تمام لوگ کھانے میں شریک ہوئے۔

ابتدائے ہجرت میں خود آنحضرت ﷺ اور تمام مہاجرین انصار کے گھر میں مہمان رہے تھے دس دس آدمیوں کی ایک ایک جماعت ایک ایک گھر میں مہمان اتار دی گئی تھی۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُس جماعت میں تھا جس میں خود آں حضرت ﷺ شامل تھے۔ گھر میں چند بکریاں تھیں جن کے دودھ پر گزارا تھا۔ دودھ دوھ چکتا تو سب لوگ اپنے اپنے حصے کا، پی لیتے اور آپ ﷺ کے لیے پیالے میں چھوڑ دیتے۔ ایک شب کا واقعہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کی تشریف آوری میں تاخیر ہوگی لوگ دودھ پی کر سو رہے۔ آپ ﷺ نے آکر دیکھا تو پیالہ خالی پایا۔ خاموش ہو رہے پھر فرمایا ''خدایا جو آج کھلادے اُس کو تو بھی کھلا دینا۔'' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ چھری لے کر کھڑے ہوئے کہ بکری ذبح کر کے گوشت پکائیں۔ آپ ﷺ نے روکا اور بکری دوبارہ دوھ کر جو کچھ نکلا اُسی کو پی کر سو رہے اور کسی کو اس فعل پر ملامت نہ کی۔

ابو شعیب رضی اللہ عنہ ایک انصاری تھے۔ اُن کا غلام بازار میں گوشت کی دکان رکھتا تھا۔ ایک دن وہ خدمتِ اقدس میں آئے۔ آپ ﷺ صحابہ کے حلقہ میں تشریف فرما تھے اور چہرے سے بھوک کا اثر پیدا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے جاکر غلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ کھانا تیار ہو چکا تو آں حضرت ﷺ سے درخواست کی کہ صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ قدم رنجہ فرمائیں۔ کل پانچ آدمی تھے۔ راہ میں ایک اور شخص ساتھ ہو لیا۔ آں حضرت ﷺ نے ابو شعیب رضی اللہ عنہ سے کہا یہ شخص بے کہے ساتھ ہو لیا ہے تم اجازت دو تو یہ بھی ساتھ آئے۔ ورنہ رخصت کر دیا جائے۔ اُنھوں نے کہا آپ ﷺ اُن کو بھی ساتھ لائیں۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے۔ ایک دفعہ آں حضرت ﷺ پہاڑ کے درے میں اونٹ پر سوار جارہے تھے۔ یہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اُن سے کہا کہ ''آؤ سوار ہو لو''۔ اُنھوں نے اس کو گستاخی سمجھا کہ رسول اللہ کو پیادہ بنا کر خود سوار ہوں۔ آں حضرت ﷺ نے دوبارہ کہا۔ اب انکار کرنا امتثالِ امر کے خلاف تھا۔ آں حضرت اتر پڑے اور یہ سوار ہو لیے۔

غزوۂ حنین سے واپس آرہے تھے کہ راہ میں نماز کا وقت آگیا۔ حسبِ دستور ٹھہر گئے، موذن نے اذان دی۔ ابو محذورہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے چند دوستوں کے ساتھ گشت لگا رہے تھے۔ اذان سُن کر سب نے چلا چلا کر استہزا کے طور پر اذان کی نقل اُتارنی شروع کی۔ آں حضرت ﷺ نے سب کو بلوا کر ایک ایک سے اذان کہلوائی۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ خوش لحن تھے۔ اُن کی آواز پسند آئی۔ سامنے بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی پھر ان کو اذان سکھلا کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بچپن میں انصار کے نخلستان میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھ کو خدمت اقدس میں لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ڈھیلے کیوں چلاتے ہو، میں نے کہا کھجوروں کے لیے۔ ارشاد فرمایا کہ زمین پر ٹپکی ہوئی کھجوریں کھالیا کرو۔ ڈھیلے نہ مارو یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

عباد بن شرجیل مدینہ میں ایک صاحب تھے۔ ایک دفعہ قحط پڑا اور بھوک کی حالت میں ایک باغ میں گھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے کچھ دامن میں رکھ لیے۔ باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اُس نے آکر اُن کو مارا اور کپڑے اتروا لیے۔ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آئے۔ مدعا علیہ بھی ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ جاہل تھا اس کو تعلیم دینی تھی۔ یہ بھوکا تھا اُس کو کھانا کھلانا تھا۔ یہ کہہ کر کپڑے واپس دلوائے اور ساٹھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اُس کے سامنے اُس کا تذکرہ نہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ اُن سے کہہ دینا کہ یہ رنگ دھو ڈالیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے باریابی کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اچھا آنے دو۔ وہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی نہیں ہے لیکن جب وہ خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو نہایت نرمی کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر تعجب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جُلنا چھوڑ دیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ ایک سال اتفاق سے کھجوریں نہیں پھلیں اور قرضہ ادا نہ ہو سکا۔ اس سے پورا سال گزر گیا۔ بہار آئی تو یہودی نے تقاضا شروع کیا۔ اب کے بھی پھل کم آئے۔ میں نے آئندہ فصل کی مہلت مانگی اُس نے انکار کیا۔ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آکر تمام واقعات بیان کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چند صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ خود یہودی کے گھر تشریف لے گئے اور سمجھایا کہ مہلت دے دو۔ اُس نے کہا ابو القاسم! میں کبھی مہلت نہ دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نخلستان میں تشریف لے گئے اور ایک چکر لگا کر پھر یہودی کے پاس آئے اور اُس سے گفتگو کی لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ چبوترے پر (جو مُسَقَّف تھا) فرش بچھا دو۔ اُس پر آرام فرمایا اور سو گئے اور سو کر اُٹھے تو پھر یہودی سے خواہش ظاہر کی کہ مہلت دے دے۔ اس شقی نے اب بھی نہ مانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم درختوں کے جُھنڈ میں جا کر کھڑے ہو گئے اور جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھجوریں توڑنی شروع کرو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی برکت سے اتنی کھجوریں نکلیں کہ یہودی کا قرض ادا کر کے بچ رہیں۔

مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں جگہ بہت کم ہوتی تھی جو لوگ پہلے سے آکر بیٹھ جاتے تھے اُن کے بعد جگہ باقی نہیں رہتی تھی۔ ایسے موقعے پر اگر کوئی آجاتا تو اُس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود اپنی ردائے مبارک بچھا دیتے تھے۔ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف فرما تھے اور اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس چلی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا تو اُس کی نہایت تعظیم کی اپنی چادر مبارک اس کے لیے بچھا دی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون عورت تھی تو لوگوں نے کہا یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں۔

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رضاعی والد آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا۔ پھر رضاعی ماں آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دوسرا گوشہ بچھا دیا۔ آخر میں رضاعی بھائی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ ایک دفعہ اُن کو بلا بھیجا تو وہ گھر میں نہیں ملے۔ تھوڑی دیر بعد حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی جب حبشہ سے واپس آئے تھے تو اُن کو گلے لگا لیا اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

سلام میں پیش دستی فرماتے راستہ میں جب چلتے تو مرد، عورتیں، بچے جو سامنے آتے اُن کو سلام کرتے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ سے گزر رہے تھے۔ ایک مقام پر مسلمان اور منافق و کافر یکجا بیٹھے ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو سلام کیا۔

کسی کی کوئی بات بُری معلوم ہوتی تو مجلس میں نام لے کر اس کا ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ صیغۂ تعمیم کے ساتھ فرماتے تھے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ لوگ ایسا کہتے ہیں بعض لوگوں کی یہ عادت ہے۔ یہ طریقۂ اِبہام اس لیے اختیار فرماتے تھے کہ شخصِ مخصوص کی ذلّت نہ ہو اور اس کے احساسِ غیرت میں کمی نہ آجائے۔ (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مولانا شبلی نعمانی (۱۸۵۷۔۱۹۱۴ء)

اُردو کے ارکان خمسہ کا ایک اہم نام شبلی نعمانی کا ہے۔ وہ ایک پُر وقار علمی شخصیت کے مالک تھے اور اپنے عہد میں ایک عالم دین شاعر، فلاسفر، مورخ، معلم، مقرر، مصلح، نقاد اور ماہر لسانیات کے طور پر جانے جاتے تھے۔ انھوں نے علی گڑھ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی تھی جس میں اُن کی شخصی خوبیوں کو خوب جلا بخشی۔ انھیں اردو کے علاوہ فارسی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا اور انگریزی بھی جانتے تھے۔ وہ بیک وقت علی گڑھ اور ندوہ کی دو علمی اصلاحی اور مذہبی تحریکوں کا حصہ تھے۔ وہ انگریزی زبان سیکھنے اور سائنسی علوم تک رسائی حاصل کرنے کے حامی تھے۔

شبلی نعمانی کے قلم سے نسبت سی سوانح عمریاں قلم بند ہوئیں۔ انھوں نے دارالمصنفین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں اسلامی سوچ کے حامل مصنفین کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ ۱۸۸۳ء میں انھوں نے شبلی کالج کے نام سے ایک اور ادارہ بھی قائم کیا۔ شبلی ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج سیرت کے میدان میں ہمارے پاس مختلف لوگوں کی کتابیں رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔ شبلی اپنی زندگی میں تو سیرت کا کام صرف دو جلدوں تک ہی لکھ پائے تھے جسے بعد میں اُن کے ہونہار شاگرد سید سلمان ندوی نے مکمل کیا۔

آپ کی تصانیف میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ، سیرت النعمان، الفاروق (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر) المامون (عباسی خلیفہ مامون الرشید پر)، الغزالی (امام غزالی پر) امام ابن تیمیہ، اورنگ زیب عالم گیر لکھ کر سیرت و سوانح کو اُردو زبان میں متعارف کرایا۔ فارسی شاعری کی تاریخ پر شعر العجم، مذہبی حوالے سے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے علم الکلام اور ایک سفر نامہ روم و مصر و شام لکھا جو اُن کے خلافت عثمانیہ کے دورے کے احوال ہے بھی لکھا۔ اُن کی تصانیف سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔

ارکانِ خمسہ
1۔ سرسید
2۔ مولوی نذیر احمد
3۔ محمد حسین آزاد
4۔ الطاف حسین حالی
5۔ شبلی نعمانی

Scanned with CamScanner

شُکریہ